S-2002-1-648-651

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ضمنی 1 ایس سی آر

ٹی- کے- ریڈی

بنام-

اسٹیٹ آف اے پی اور دیگران

23اگست2002

ایس راجیند ربابو اور پی وینکٹا رام ریڈی، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ،1860: دفعہ 30:

قتل-متوفی کے شوہر کے خلاف الزام- دو بیان نزاع- ایک یہ کہتے ہوئے کہ اس کے شوہر نے اسے آگ لگا دی اور دیگر یہ کہتے ہوئے کہ اس نے خود کو آگ لگا لی- واقعے کے وقت ملزم شوہر کی موجودگی ریکارڈ پر موجود حقائق سے متصادم ہے- اثباتِ جُرم- درستگی- منعقد، حقائق پر اندازہ لگانے اور کسی شخص کو مقتلِ عمد قرار دینے کے لیے عدالت کے لیے کھلا نہیں ہے- اس لیے آئی پی سی کی دفعہ 305 کے تحت اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا- ثبوت ایکٹ، 1872- بیان نزاع۔

استغاثہ کے مطابق ناخوشگوار دن ملزم اپیل کنندہ کی بیوی اپنے جلتے ہوئے کپڑے کے ساتھ گھر سے باہر نکلی۔ پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 2، اس کے پڑوسیوں نے آگ بجھائی اور اسے ہسپتال لے گئے۔ پی ڈبلیو 7، ایک پولیس افسر، نے اس کا بیان ریکارڈ کیا (نمائش پی-5) اور اس کے بعد، پی ڈبلیو 4، مقامی مجسٹریٹ نے بھی بیان ریکارڈ کیا (نمائش پی-2) متاثرہ/متوفی کا۔

نمائش پی-2 میں، اس نے بتایا کہ اس کا شوہر پچھلے تین مہینوں سے اسے ہراساں کر رہا تھا اور واقعے کے دن اس نے اس کے جسم پر مٹی کا تیل ڈال کر اسے آگ لگا دی اور اس کا بھائی پی ڈبلیو 3 اسے ہسپتال لے آیا۔

نمائش پی-5 میں، اس نے بتایا کہ اس کا شوہر اس کی شادی کے بعد سے اسے ہراساں کر رہا تھا اور واقعے کے دن وہ نشے کی حالت میں آیا، اس کے ساتھ بدسلوکی کی اور اسے مارا پیٹا۔ وہ اس طرح کی ہراسانی برداشت نہیں کر سکی، اس لیے اس نے اپنے جسم پر مٹی کا تیل ڈالا اور خود کو آگ لگا لی۔ اگرچہ اس کا شوہر گھر میں موجود تھا لیکن اس نے اس کی مدد نہیں کی، اس کے بجائے اس کے پڑوسیوں پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 2 نے اسے ہسپتال لایا۔

ٹرائل کورٹ نے ملزم شوہر کو نمائش پی-2 کے مطابق متوفی کے بیان پر بھروسہ کرتے ہوئے مجرم قرار دیا، کیونکہ نمائش پی-5 کے مطابق بیان اس وقت دیا گیا جب وہ اپنی بقا کی امید کر رہی تھی اور اپنے شوہر کو بچانا چاہتی تھی لیکن نمائش پی-2 کے مطابق بیان اس وقت دیا گیا جب اس کے زندہ رہنے کے امکانات کم تھے، اس لیے اس نے سچ کہا۔ عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ دونوں بیانات کی ریکارڈنگ کے درمیان وقت کا وقفہ تھا جس نے دیگران کو متوفی کے ذہن پر اثر انداز ہونے کا کافی موقع فراہم کیا؛ بیان کے علاوہ نمائش پی 2 ریکارڈ پر دستیاب حقائق کے منافی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: پی ڈبلیو 1 نے بتایا کہ جب واقعہ پیش آیا تو اپیل کنندہ گھر میں نہیں تھا اور وہ اپنی بیوی، متوفی کو ہسپتال منتقل کیے جانے کے بعد آیا۔ پی ڈبلیو2 کی طرف سے دیا گیا ثبوت واقعے کے وقت اپیل کنندہ کی موجودگی کا انکشاف نہیں کرتا ہے اور اس کے مطابق، اس نے کہا کہ واقعے کی وجہ اس کی تقدیر یا قسمت تھی۔ واقعے کے وقت گھر میں اپیل کنندہ کی موجودگی کے حوالے سے نمائش پی-2 کے مطابق اس کا دیا گیا بیان مکمل طور پر غلط ہے۔ جب یہ سخت حقائق چہرے پر جھانکتے ہیں تو یہ عدالت عالیہ یا ٹرائل کورٹ کے لیے کھلا نہیں تھا کہ وہ حقائق پر قیاس کرے اور یہ نتیجہ اخذ کرے کہ متوفی نے اپنی بقا کی امید میں نمائش پی-5 کے مطابق بیان دیا تھا اور اپنے شوہر کو مصیبت سے بچانا چاہتی تھی۔ اگر پورے ثبوت پر غور کیا جائے تو مقدمے کے اس پہلو کی کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔لہذا، آئی پی سی کی دفعہ 307 کے تحت اس کے خلاف لگائے گئے الزام پر دی گئی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔(651-سی-ایف)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1993 کی فوجداری اپیل نمبر 538۔

فوجداری اے نمبر 1992۔ میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 25.11.1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے ڈی این راؤ اور نرمل چوپڑا۔

گنٹور پربھاکر کے لیے محترمہ ٹی انامیکا جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجیند ر بابو، جسٹس: ہمارے سامنے اپیل کنندہ پر الزام ہے کہ اس نے اپنی بیوی رامولما کا قتلِ عمد 23-12-1988 پر مٹی کا تیل ڈال کر اور تقریبا 1:30 بجے اسے آگ لگا کر اس کے گھر میں آئی۔ پی۔ سی کی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا۔ اپیل کنندہ نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کرتے ہوئے اس کے خلاف الزام عائد کیے گئے جرم کے لیے مقدمہ چلایا گیا، مجرم قرار دیا گیا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی جس کے ساتھ ایک 1500 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا نا دہندہ کو دو ماہ قید کی سزا ہو گی۔

اپیل کنندہ متوفی رامولما کا شوہر ہے جس نے اس کی موت کی تاریخ سے تقریبا 16 سال پہلے اس سے شادی کی تھی۔ وہ آندھرا پردیش روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں ڈرائیور ہیں۔ جبکہ اپیل کنندہ اور متوفی میرال گڈا پرواتھا ریڈی (پی ڈبلیو 1) کی شانتی نگر کالونی میں رہتے تھے اور لکشمی ریڈی (پی ڈبلیو 2) ان کے پڑوسی ہیں۔ لکشمی ریڈی (پی ڈبلیو 3) متوفی رامولما کا چھوٹا بھائی ہے۔

23-12-1988 کو تقریبا دوپہر 1 بج کر 30 منٹ پر متوفی رامولما اپنے کپڑے جلانے کے ساتھ گھر سے باہر

نکلی۔پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 2 نے دیگران کی مدد سے آگ بجھائی اور اسے ہسپتال لے گئے۔ پی ڈبلیو 7، جو کہ پولیس افسر ہے، نے نمائش پی 5 کے مطابق اپنا بیان ریکارڈ کیا اور رامولما کا 24-12-1988 پر صبح 2 بجے انتقال ہوگیا۔اس کی موت سے پہلے، مقامی مجسٹریٹ (پی ڈبلیو 4) سے رامولما (متوفی) کا بیان ریکارڈ کرنے کی درخواست کی گئی تھی اور تقریبا 7.20 بجے 23-12-1988 پر اس نے نمائش پی 2 کے مطابق ہسپتال میں اس کا بیان ریکارڈ کیا۔اس بیان میں، اس نے بتایا کہ اس کا شوہر اسے تقریبا 3 ماہ سے پریشان کر رہا تھا اور واقعے کے دن دوپہر کو جب وہ گھر پر تھی تو اس کا شوہر ایک ٹین میں مٹی کا تیل لے کر آیا اور اسے اس پر ڈال دیا اور ماچس اسٹک سے اسے آگ لگادی۔اس نے بتایا کہ اس کے شوہر نے اسے کمبل سے ڈھانپ کر باہر نہ جانے کو کہا لیکن وہ روتے ہوئے باہر آ گئی، اسی دوران اس کا چھوٹا بھائی لکشمی ریڈی آیا اور وہ اسے رکشہ میں ہسپتال لے آیا۔اس نے مزید کہا کہ اس کا شوہر شراب پینے کا عادی ہے اور شراب پینے کے بعد اسے فحش الفاظ میں بدسلوکی کرتا ہے۔ پولیس نے سول ہسپتال میں 1988 کی سہ پہر تقریبا 3.20 بجے نمائش پی 5 کے مطابق اس کا بیان درج کیا تھا کہ اس کی شادی کے وقت سے ہی اس کا شوہر نشے کی حالت میں اسے بدسلوکی اور مار پیٹ کرتا تھا اور اسے کئی طریقوں سے ہراساں کرتا تھا اور 1988 کی سہ پہر تقریبا 1.30 بجے اس کا شوہر نشے کی حالت میں گھر آیا اور اس وقت اس کے بچے اسکول جانے کے بعد سے گھر میں غیر حاضر تھے اس کے ساتھ بدسلوکی اور مار پیٹ کی۔اپنے شوہر کی ہراسانی برداشت کرنے سے قاصر، اور اپنی زندگی میں ناگوار ہوگئی۔اس نے اپنے جسم پر مٹی کا تیل ڈالا اور ماچس اسٹک سے خود کو آگ لگالی۔اس نے مزید بتایا کہ اس وقت اس کا شوہر گھر میں موجود تھا اور اس نے اس کی مدد نہیں کی لیکن اس کے پڑوسی پاروتی ریڈی (پی ڈبلیو 1) اور لکشمی ریڈی (پی ڈبلیو 2) اسے علاج کے لیے ہسپتال لے آئے۔

اس معاملے میں جو دفاع اٹھایا گیا وہ یہ ہے کہ نمائش پی-2 اور پی-5 کے مطابق دونوں بیانات کے درمیان وقت کا فرق تھا اور وہ ظاہر ہے کہ دونوں بیانات کے درمیان دستیاب وقت کے دوران دیگران سے متاثر تھی۔

ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر کارروائی کی کہ نمائش پی 5 کے مطابق پولیس کو اس کا دیا گیا بیان اس کی بقا کی امید میں تھا اور اس صورت میں اپنے شوہر کو بچانا چاہتا تھا، لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اس کا خاتمہ قریب آ گیا ہے، تو اس نے سچ بولنے کا فیصلہ کیا اور اس لیے اس نے نمائش پی 2 کے مطابق بیان دیا۔اسی بنیاد پر عدالت عالیہ اور ٹرائل کورٹ نے اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔نمائش پی-2 کے مطابق بیان کے علاوہ اپیل کنندہ کے خلاف لگائے گئے جرم کے حوالے سے ریکارڈ پر کوئی اور مواد موجود نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے عدالت عالیہ اور ٹرائل کورٹ کے نقطہ نظر پر سخت تنقید کی اور کہا کہ دیگران کے لیے متوفی کے ذہن پر اثر انداز ہونے کا کافی موقع ہے اور نمائش صفحہ 2 کے دوران دیا گیا بیان ریکارڈ پر دستیاب حقائق کے منافی ہے۔ہم اپیل کنندہ کی جانب سے جمع کرانے میں کافی طاقت پاتے ہیں۔ پرواتھا ریڈی (پی ڈبلیو 1) نے بتایا کہ زیر بحث واقعہ دوپہر تقریبا 1.30 بجے پیش آیا اور اس وقت اپیل کنندہ گھر میں نہیں تھا اور وہ متوفی رامولما کو ہسپتال لے جانے کے لیے رکشہ منتقل کیے جانے کے بعد آیا۔لکشمی ریڈی (پی ڈبلیو 2) کی طرف سے دیا گیا ثبوت واقعے کے وقت اپیل کنندہ کی موجودگی کا انکشاف نہیں کرتا ہے اور اس کے مطابق اس نے کہا کہ واقعے کی وجہ اس کی تقدیر یا قسمت تھی۔واقعے کے وقت گھر میں اپیل کنندہ کی موجودگی

کے حوالے سے نمائش صفحہ 2 کے مطابق اس کا دیا گیا بیان مکمل طور پر غلط ہے۔ جب یہ سخت حقائق چہرے پر جھانکتے ہیں تو یہ عدالت عالیہ یا ٹرائل کورٹ کے لیے کھلا نہیں تھا کہ وہ حقائق پر قیاس کرے اور یہ نتیجہ اخذ کرے کہ متوفی رامولما نے اپنی بقا کی امید میں نمائش پی-5 کے مطابق بیان دیا تھا اور اپنے شوہر کو پریشانی سے بچانا چاہتی تھی۔ اگر پورے ثبوت پر غور کیا جائے تو مقدمے کے اس پہلو کی کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔ لہذا، ہمارا خیال ہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 307 کے تحت اس کے خلاف لگائے گئے الزام پر دی گئی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

اس طرح اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور اسے آئی پی سی کی دفعہ 307 کے تحت الزام سے بری کر کے اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اگر اپیل کنندہ اب بھی جیل میں ہے، تو اسے فوری طور پر رہا کیا جانا چاہیے۔

ایس۔ کے۔ ایس۔

اپیلوں منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document